

نسبت کی بہاریں

مُردہ بول اُٹھا

مع

عاشقانِ رسول کی ایمان افروز وفات کے 11 سچے واقعات





پیشکش: شعبہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

مکتبۃ المدینہ

SC1286

پہلے اسے پڑھ لیجئے

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ وہ یادگارِ سلف شخصیت ہیں جو کہ **کثیرُ الکرامات** بُزُرگ ہونے کے ساتھ ساتھ عِلماً وعَملاً، قولاً وفِعلاً، ظاہِراً وباطِناً **اَحکاماتِ الٰہیہ** کی بجا آوری اور سُنَنِ نَبَوِیّہ کی پیرَوی کرنے اور کروانے کی بھی روشن نظیر ہیں۔ آپ اپنے بیانات، تالیفات، ملفوظات اور مکتوبات کے ذریعے اپنے متعلقین و دیگر مسلمانوں کو اصلاحِ اعمال کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ **اَلحَمدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کے قابلِ تقلید مثالی کردار اور تابع شَرِیْعت بے لاگ گفتار نے ساری دنیا میں لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا ہے۔

چونکہ صالحین کے واقعات میں دلوں کی جِلا، روحوں کی تازگی اور نظر وفکر کی پاکیزگی پِنْہاں ہے۔ لہٰذا امّت کی اصلاح و خیر خواہی کے مقدس جذبے کے تحت **مجلس المدینۃ العلمیۃ** نے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی حیاتِ مبارکہ کے روشن ابواب مثلاً آپ کی عبادات، مجاہدات، اخلاقیات و دینی خدمات کے واقعات کے ساتھ ساتھ آپ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی بَرَکات وکرامات اور آپ کی تصنیفات ومکتوبات، بیانات وملفوظات کے فُیُوضات کو بھی شائع کرنے کا قصد کیا ہے۔

اس سلسلے میں **نسبت کی بھاریں** (حصہ سوم) بنام **''مردہ بول اُٹھا''** پیشِ خدمت ہے۔ **نسبت کی بھاریں** (حصہ اوّل) بنام ''قبر کھل گئی'' اور **نسبت کی بھاریں** (حصہ دوم) بنام ''حیرت انگیز حادثہ'' شائع ہو چکا ہے۔ اس کا بغور مطالعہ ''اپنی اور ساری دنیا کے

لوگوں کی اصلاح کی کوشش کی مَدَنی سوچ پانے کا سبب بنے گا۔''

ہمیں چاہئیے کہ اِس رِسالے کو پڑھنے سے پہلے **اچھی اچھی نیتیں** کرلیں، نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، **سلطانِ بَحر و بَر** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **کافرمانِ** عالیشان ہے: ''اچھی نیّت بندے کو جنّت میں داخِل کر دیتی ہے۔''

(الجامع الصغیر، الحدیث:۹۳۲۶، ص۵۵۷)

''فیضانِ عطار'' کے نو حُروف کی نسبت سے اس رسالے کو پڑھنے کی **9 نیّتیں پیشِ خدمت ہیں**: ﴿۱﴾ ہر بار حَمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (صفحہ نمبر 3 کے اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿۶﴾ قِبلہ رُو مُطالَعَہ کروں گا ﴿۷﴾ جہاں جہاں ''**اللہ**'' کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** اور ﴿۸﴾ جہاں جہاں ''**سرکار**'' کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں **صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم** پڑھوں گا ﴿۹﴾ دوسروں کو یہ رسالہ پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا اور حسبِ توفیق اس رسالے کو تقسیم بھی کروں گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے **مَدَنی اِنعامات** پرعمل اور **مَدَنی قافِلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ امیرِ اَہلسنّت (مدظلہ العالی) **مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ** ﴿دعوتِ اسلامی﴾

۱۳ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۲۹ھ، 17 جولائی 2008ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّاؔر قادری** رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے **''ضیائے درود وسلام''** میں نقل فرماتے ہیں کہ **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پَروَرْدگار دوعالم کے مالِک و مُختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: **''بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پرزیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔''** (ترمذی، کتاب الوتر، ج ۲، ص۲۷، دارلفکر بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿1﴾ مُردہ بول اُٹھا

۵ رَجَبُ المرجب ۱۴۲۵ھ مطابق 20 اگست 2004ء جُھڈو شہر ضلع تھرپارکر (باب الاسلام سندھ پاکستان) میں عظیم الشّان سنتوں بھرے اجتماع میں شہزادۂ عطار مولانا حاجی **ابواُسید احمد عرف عُبَیدُ الرضا قادِری** رَضَوی عطاری مَدَنی مدظلہ العالی

نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ بیان کے بعد آپ مدظلہ العالی نے عام ملاقات فرمائی۔ دورانِ ملاقات ایک اسلامی بھائی نے حلفیہ بتایا کہ میرے **22** سالہ بھائی **محمد کامران عطاری** مرحوم اپنی وفات سے **4** سال قبل شیخ طریقت **امیرِ اَہلسنّت**، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّارؔ** قادِری رَضَوی دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ کے ذریعے سلسلہ عالیہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ میں داخل ہوکر **عطاری** بن گئے اور ہر سال پابندی کے ساتھ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سنتوں بھرے **اجتماعی اعتکاف** میں بیٹھنے کی سعادت بھی پا رہے تھے۔ انہیں کچھ عرصہ سے ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف رہنے لگی۔ علاج سے وقتی افاقہ ہوتا مگر پھر تکلیف شروع ہوجاتی۔ آخرکار ٹیسٹ کروایا تو **کینسر** تشخیص ہوا۔ مَرَض دن بدن بڑھتا رہا، بالآخر ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا۔ جب حالت زیادہ بگڑی تو انہیں باب المدینہ (کراچی) کے جناح ہسپتال میں داخل کروادیا گیا۔ ڈاکٹروں نے بھائی کی جان بچانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر **١٧ ذُوالقَعْدَۃِالحَرام ١٤٢٥ھ (4-01-10)** بروز سنیچر مغرب کے وقت بھائی نے **میری گود میں دم توڑ دیا**۔ ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے کر

ڈرپ وغیرہ نکال کر ہاتھ پاؤں سیدھے کرکے منہ پر پٹّی باندھ دی۔ والدین غم سے نڈھال تھے، جوان بیٹے کی موت پر خود کو سنبھال نہیں پا رہے تھے۔ خود میری حالت بھی غیر تھی مگر میں سوچنے لگا کہ میرا بھائی قبلہ شیخِ طریقت، **امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کے ذریعے سلسلہ عالیہ قادریہ میں مرید تھا، **پھر یہ بغیر توبہ کیے اور کَلِمَہ پڑھے کیسے انتقال کر گیا** کیونکہ امیرِ اہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ سلسلہ عالیہ قادِریہ رضویہ میں مُرید کرتے ہیں اور قادِری سلسلے کے عظیم پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قیامت تک کے لئے (بفضلِ خدا عَزَّوَجَلَّ) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔ (بهجة الاسرار، ص ١٩١، مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت)

ابھی میں نے یہ سوچا ہی تھا کہ اچانک میرے بھائی نے آنکھیں کھول دیں۔ یہ دیکھ کر مارے خوشی کے ہم پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا کہ وہ زندہ تھا۔ وہ بڑے پُرسکون انداز میں یوں والدہ سے عرض کرنے لگا: ''امّاں! شکوہ مت کرنا۔'' پھر پانچ مرتبہ کہا، **اللہ بہت بڑا ہے،** اور بلند آواز سے پڑھا **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط** پھر بلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبَہ **لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

پڑھ کر ذِکرُ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) شروع کر دیا، پورا کمرہ اللّٰہ، اللّٰہ، اللّٰہ کے ذِکر سے گونجنے لگا۔ اس دوران ڈاکٹر، اسپتال کا عملہ اور دیگر افراد بھی بھائی کو بولتا دیکھ کر جمع ہو چکے تھے اور حیرت کے ساتھ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول اور پیرِ کامل سے مرید ہونے کی بَرَکات کے ایمان افروز نظارے کر رہے تھے۔ آہستہ آہستہ بھائی کی آواز مدہم ہوتی چلی گئی اور کچھ ہی دیر بعد میرے بھائی کامران عطاری علیہ رحمۃ الباری نے کَلِمَۂ طَیِّبَہ لَآاِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) پڑھ کر ذکرُ اللہ کرتے کرتے دم توڑ دیا۔ یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر وہاں پر موجود اکثر لوگوں کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کَلِمَۂ طَیِّبَہ کا وِرد کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہونے والے **محمد کامران عطاری** علیہ رحمۃ الباری اس زمانے کے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَوِیہ عطاریہ کے مشہور بُزُرگ شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت**، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کے مرید

اور تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے۔اس **ایمان افروز سچی حکایت** سے معلوم ہوا کہ کسی **ولیِ کامل** کے دامن سے وابستگی میں دنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں پوشیدہ ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماضی قریب میں رُونما ہونے والے عاشقانِ رسول کی دنیا سے **ایمان افروز رخصتی** کے بہت سے سچے واقعات ہیں،ان میں سے مزید **11** منتخب واقعات ملاحظہ ہوں۔

﴿2﴾آخری وقت کلمہ نصیب ہوگیا

صوبہ مہاراشٹر (ضلع ناسک تعلقہ ڈوڈانچا) ناگپور (تاجپور شریف ہند) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ماہ اپریل **2007**ء کو تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا ایک **مدنی قافلہ** سنّتوں کی تربیت کیلئے ضلع ناسک تعلقہ ''ڈوڈانچا'' کی جامع مسجد میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ قیام پذیر تھا۔شرکاءِ قافلہ میں سے کچھ اسلامی بھائی مسجد کے سامنے ہوٹل پر ''**چوک درس**'' دینے پہنچے اور **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی مشہورِ زمانہ تالیف ''**فیضانِ**

سنّت" (جس کے فیضان سے لاکھوں مسلمانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوا) کا درس شروع ہوا۔ ذکراللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے موضوع پر بیان ہورہا تھا جس میں بتایا جارہا تھا کہ کَلِمۂ طَیِّبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے کس قدر فضائل ہیں۔ ہوٹل کا مالک بھی درس میں شریک تھا۔ ایک ولیِ کامل کی تحریر تاثیر کا تیر بن کر اسکے قلب میں ایسی پیوست ہوئی کہ بے ساختہ اس کی زبان پر بآوازِ بلند کَلِمۂ طَیِّبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جاری ہوگیا۔ وہ کافی دیر تک کَلِمۂ طَیِّبہ کا وِرْد کرتا رہا۔ اب اس کا وقت عاشقانِ رسول کی صحبت میں گزرنے لگا۔ کچھ ہی دنوں بعد یہ اسلامی بھائی بیمار ہوکر ہسپتال میں داخل ہوگئے۔ علاج ہوا مگر مرض میں اِفاقے کے بجائے شدت بڑھتی چلی گئی۔ پھر انہوں نے بلند آواز سے کَلِمۂ طَیِّبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پڑھنا شروع کردیا اور اسی طرح کَلِمۂ طَیِّبہ پڑھتے پڑھتے انہوں نے ہمیشہ کیلئے آنکھیں موند لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

﴿3﴾ عطاریہ اسلامی بہن

بلوچستان کے مشہور شہر کوئٹہ کے مبلغِ دعوتِ اسلامی کی والدہ جو **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے مرید تھیں ۔انہیں اپنے پیرو مرشد سے بے حد عقیدت تھی ۔ وہ نماز روزے کی پابند اور با اخلاق خاتون تھیں ۔**ایک** روزاچانک ان کی طبیعت خراب ہوگئی جس پر انہیں ہسپتال لے جایا گیا۔ان پر غشی طاری تھی مگر راستے میں جیسے ہی ہوش آیا تو فوراً سورۃ **یٰسین شریف** اور **دُرودِ تاج** کا وِرد شروع کردیا۔جب تک ہوش میں رہیں وِرد جاری رہا، پھر دوبارہ بے ہوشی طاری ہوگئی۔پھر اچانک ہوش میں آئیں اور سیدھی جانب رُخ کیا اور آہستہ سے کہا کہ اس طرف ہٹ جاؤ یہاں سبز عمامے والے بیٹھے ہیں۔ پھر اچانک کمرے میں خوشگوار خوشبو مہک اٹھی جو سب نے واضح طور پر محسوس کی۔ پھر ان کی والدہ نے سب کے سامنے بلند آواز سے **کَلِمۂ طَیِّبہ لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پڑھا اور ان کی روح قَفَسِ عُنصُرِی سے پرواز کرگئی۔

اللّٰہ عزّوجلّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿4﴾ خوش نصیب مرید

بابُ الاسلام سندھ (میر پور خاص) کے مقیم حاجی مشتاق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے طالب تھے۔ عمر کم وبیش 70 سال تھی۔ نماز و روزے کے سخت پابند تھے اور سارا دن سر پر سبز عمامے کا تاج سجا رہتا، قراٰن پاک کی پابندی سے تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ انہیں امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی ذاتِ مبارکہ سے والہانہ عشق تھا۔ بارہا لوگوں سے کہتے کہ میری وصیت ہے کہ کاش! میری نمازِ جنازہ زمانے کے ولی شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ پڑھائیں۔ جب بھی امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری ہوتی تو بارگاہِ مرشد میں بھی یہی عرض جاری رکھتے۔ کچھ عرصہ بیمار رہ کر بلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبَہ لَآاِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پڑھتے ہوئے اس فانی دنیا سے رخصت ہوگئے۔ ان پر کچھ ایسا کرم ہوا کہ باب المدینہ (کراچی) سے امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ میر پور خاص تشریف لائے اور ان کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی (جس پر تمام شرکاء رَشک کررہے تھے)۔

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ جواں سال مبلغ

بابُ الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر حیدرآباد کے جواں سال مبلغِ دعوتِ اسلامی **عبدالقادر عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری ہر دم نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کوشاں رہتے۔ مدنی کام کا اس قدر جذبہ تھا کہ روزانہ مختلف مساجد میں جا جا کر **فیضانِ سنت** سے 6 درس دیا کرتے۔ وہ یوں کہ ظہر میں تو دو درس دیتے، ایک 1:30 بجے والی نماز میں اور، دوسرا 2:00 بجے والی جماعت ظہر کے بعد۔ انہیں رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور اسی رمضان المبارک کی آخری جمعرات **دعوتِ اسلامی** کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں دعا کرانے کی سعادت بھی ملی۔ دوسرے دن **جمعۃ الوداع** تھا، وہ سنتوں بھرے اجتماع کی تشہیر کیلئے گھر سے نکلے، گھر پر عمامہ اور کپڑے نکلوا کر رکھے کہ واپسی پر غسل کر کے پہنوں گا۔ مگر کم و بیش 11:00 بجے روزے کی حالت میں پانی میں ڈوبنے کی وجہ سے جمعۃ الوداع کے روز عین عالمِ شباب میں انتقال فرما گئے۔

عبدالقادر عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری صرف پندرہ دن قبل ہی عمرے کی

سعادت پا کر لوٹے تھے۔ان کے بڑے بھائی کا کہنا ہے کہ ایک بار عبدالقادر بھائی کو **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی سعادت ملی، **سرکار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''**الیاس قادری** کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ جو تم نے ''**الوداع تاجدار مدینہ**'' والا قصیدہ لکھا ہے۔ وہ ہمیں بہت پسند آیا ہے اور کہنا کہ اب کی بار جب مدینے آؤ تو کوئی نئی ''**الوداع**'' لکھنا اور ممکن نہ ہو تو وہی الوداع سنا دینا۔''

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ چند سالوں بعد مرحوم **عبدالقادر عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری کے بڑے بھائی کی شادی کے سلسلے میں **اجتماع ذکرونعت** جاری تھا۔نعت خواں نے کچھ اسطرح کہا کہ ''خوشی کا موقع ہے ہمیں مرحوم عبدالقادر بھائی کو نہیں بھولنا چاہیے وہ ایک نعت بڑے شوق سے سنتے تھے اور اسی نعت کو سننے کے دوران انہیں **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت بھی ہوئی تھی۔ پھر نعت خواں نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا لکھا ہوا پُرسوز کلام پڑھنا شروع کیا۔جس کا ابتدائی شعر تھا ؎

آیا ہے بلاوا پھر ایکبار مدینے کا
پھر جا کے میں دیکھوں گا دربار مدینے کا

نعت جاری تھی کہ اچانک پیچھے سے آواز آئی **اے عبدالقادر! اے عبدالقادر!** میں نے مڑکر دیکھا تو عبدالقادر عطاری بھائی کے والد ہاتھ پھیلائے کسی کو اپنے بازوؤں میں لینے کیلئے بڑھ رہے تھے۔ دو مبلغین نے انہیں تھاما ہوا تھا، وہ روتے ہوئے کہنے لگے **خدا کی قسم! ابھی عبدالقادر یہاں کھڑا تھا۔** شاید ہی کوئی آنکھ ہو، جو نم نہ ہوئی ہو۔ شرکاء پر رقت طاری تھی، بعد میں معلوم ہوا کہ دورانِ اجتماع ایک اسلامی بھائی کو **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "**اس اجتماع میں جو بھی شریک تھا، اللہ** عَزَّوَجَلّ **نے سب کی بخشش فرمادی۔**"

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

خوش نصیب عاشِقانِ رسول کو بِشارتِ عُظمٰی مبارک ہو! **اللّٰہُ ربُّ العزّت** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر نظر رکھتے ہوئے قوی امید ہے کہ جن بختوروں کیلئے یہ **مَدَنی خواب**

دیکھا گیا ہے اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور وہ مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے طُفیل جنّتُ الفردوس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پڑوس پائیں گے۔ تاہم یہ یاد رہے! کہ اُمّتی جو خواب دیکھے وہ شرعاً حُجَّت نہیں ہوتا، خواب کی بِشارت کی بنیاد پر کسی کو قطعی جنّتی نہیں کہا جاسکتا۔

﴿6﴾ عطّار کا پیارا

حاجی محمد مشتاق عطاری علیہ رحمۃ الباری جو کہ بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت خواں اور دعوت اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگراں تھے کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد انتقال فرما گئے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن) آخری وقت میں جو اسلامی بھائی ان کے پاس موجود تھے ان کا کہنا ہے کہ رات کے وقت حاجی محمد مشتاق عطاری علیہ رحمۃ الباری کی طبیعت بگڑی اور حالت غیر ہونے لگی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میرا رخ قبلے کی سمت کردو ۔آپ کے حکم کے مطابق آپ کا رخ قبلہ کی جانب کردیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آنکھیں بند کئے دُرُود و سلام اور کَلِمَہ طَیِّبَہ کا ورد کرنے لگے۔ کافی دیر تک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی طرح ذِکر و دُرُود میں مصروف رہے اور بلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبَہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پڑھتے پڑھتے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نزع کا عالم طاری ہوا اور کچھ دیر بعد آپکی روح اس فانی دنیا سے کوچ کرگئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک کے احاطے میں ایک خاص خوشبو ہر وقت مہکتی رہتی ہے۔

دربارِ مشتاق سے کرم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **صحرائے مدینہ** باب المدینہ کراچی میں **دربارِ مشتاق** مَرجعِ خلائق ہے، اسلامی بھائی دور دور سے آتے اور فیض پاتے ہیں۔ چُنانچہ ایک اسلامی بھائی نے کچھ اِس طرح تحریر پیش کی، میرے گھر میں ''اُمّید'' سے تھیں۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق بیٹی کی آمد ہونے والی تھی مگر مجھے ''بیٹے'' کی آرزو تھی کیوں کہ ایک بیٹی پہلے ہی گھر میں موجود تھی۔ میں نے صحرائے مدینہ میں آکر **دربارِ مشتاق** علیہ رحمۃ الرزّاق میں حاضری دی اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دعا مانگی۔ میڈیکل رپورٹ غلط ثابت ہوگئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے گھر میں چاند سا چہرہ چمکاتا خوشیوں کے پھول لٹاتا **مدنی مُنا** تشریف لے آیا۔

مصطفٰے کا ہے جو بھی دیوانہ
اُس پہ رحمت مُدام ہوتی ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ آپ پڑھے تکبیراں میریاں

باب الاسلام سندھ (حیدر آباد پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے غالباً **1989**ء میں میرے چھوٹے بھائی سمیت مجھے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول میسّر آ گیا۔ والد صاحب **حاجی شوکت علی عطاری** چونکہ مَدَنی ماحول سے دُور تھے اور طبیعت میں بہت غصہ تھا لہٰذا ہم پر سختی فرماتے، جب کبھی عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافلے میں سفر کی اجازت طلب کی جاتی تو والد صاحب غصے میں کہتے ''اگر جانا ہے تو واپس مت آنا، گھر کے دروازے تمہارے لئے بند ہونگے''، پھر خوش قسمتی سے **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ سے ملاقات پر مرید ہوکر ''**عطاری**'' بن گئے۔ غالباً 1999ء کی صبح والد صاحب، ملاقات کی سعادت پا کر واپس لوٹے تو طبیعت میں کافی تبدیلی آچکی تھی۔ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماع میں بھی شرکت ہونے لگی اور 3 بار عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافلوں میں سفر کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ 1997ء سے دل میں تکلیف رہنے لگی تھی، جس کا مستقِل علاج ہوتا رہا، پھر 1999ء سے 2003ء کے درمیان 3 بار انہیں **ہارٹ اٹیک** ہوا اور

آخری ہارٹ اٹیک کے بعد طبیعت گرتی چلی گئی۔ ابتداء میں ہلال احمر (حیدرآباد) میں داخل کیا، جہاں ڈاکٹروں کے بائی پاس (By-pass) کروانے کے مشورے پر باب المدینہ (کراچی) جناح کارڈیالوجی میں داخل کردیا گیا۔

آپریشن سے ایک دن قبل رات **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت حاصل ہوگئی۔ آستانے پر ہی زندگی کے آخری کھانے اور چائے کی ترکیب بنی کیونکہ آپریشن کی بناپَر پھر کھانا وغیرہ بند کردیا گیا تھا، پھر **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ نے بَہُت شفقت فرمائی اور والد صاحب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر **تجدیدِ بیعت** کی سعادت عطا فرمائی۔ **تجدیدِ ایمان** بھی کروایا اور سنّت کے مطابق **داڑھی شریف** رکھنے کی نیّت کروانے کے ساتھ ساتھ اصلاح کے مَدَنی پھولوں سے بھی نوازا، فرمایا کہ زندگی کا کچھ پتا نہیں لہٰذا آپریشن کے وقت بھی نگاہوں کی حفاظت کا خاص خیال رہے عموماً نرسیں وغیرہ ہسپتال میں تعاون کیلئے موجود ہوتی ہیں ان پر نظر نہ پڑے وغیرہ، مَدَنی قافلے اور **اجتماعات** میں پابندی سے شرکت کی **نیّتیں** بھی کروائیں۔ یوں والد صاحب خوشی خوشی آستانہ شریف سے

ہسپتال واپس پہنچے ، وہ اس قدر خوش تھے کہ فون پر لوگوں کو اس **بابرکت ملاقات** سے متعلق خوشخبریاں سُنائیں ۔ رات **سورۃ یٰسین شریف** کی تلاوت کرنے کے بعد **درودِ پاک** پڑھتے پڑھتے سو گئے صبح اُٹھ کر غسل کیا ۔ اور قراٰن پاک منگوا کر کافی دیر تک **تلاوت** فرماتے رہے ۔ نمازِ فجر ادا فرمائی اور دو نفل **صلوٰۃ التوبہ** بھی ادا کئے اور درودِ پاک کا ورد کرتے ہوئے آپریشن تھیٹر میں داخل ہوئے ۔

آپریشن شروع ہونے کے چند گھنٹے بعد ڈاکٹر نے تشویش کے عالم میں آکر بتایا کہ آپ کے والد کی حالت نازک ہے دعا کریں ۔ پھر وقتاً فوقتاً آکر ہمیں تشویش کا اظہار کر کے دعا کیلئے کہتے رہے ۔ کم وبیش **3:00** بجے ڈاکٹر نے آکر والد صاحب کی وفات کی خبر سنائی ۔ میں والدہ اور بہنیں یہ سن کر رو پڑے میں نے ایک اسلامی بھائی کے ذریعے **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں اطلاع بھجوادی ۔ کچھ ہی دیر بعد **نگرانِ شوریٰ** ہسپتال تشریف لے آئے اور دِلاسا دینے کے بعد دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں **غسل** کیلئے ذہن دیا اور فرمایا: میں کوشش کرتا ہوں کہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ آپ کے والد کی نمازِ جنازہ پڑھادیں ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ والد صاحب **حاجی شوکت علی عطاری** کو نہ

صرف فیضانِ مدینہ میں سُنّتوں کے عامل اسلامی بھائیوں نے **غسل** دیا بلکہ اس پر تو مجھ سمیت تقریباً سب ہی رشک کر رہے تھے کہ زمانے کے ولی شیخِ طریقت، **امیرِ اَہلسنّت** بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے عالمی مدنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (کراچی) فنائے مسجد میں **نمازِ جنازہ** پڑھانے کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائی اور والد صاحب **حاجی شوکت علی عطاری** کی میّت کو دس دس قدم کندھا بھی دیا۔ پھر والد صاحب کی میت رات ہی کو حیدرآباد لے جائی گئی اور شبِ جُمعہ ان کی تدفین عمل میں لائی گئی۔

خواب میں بِشارت

مرحوم **حاجی شوکت علی عطاری** کو کئی عزیزوں نے خواب میں دیکھا، کسی نے سرسبز وسیع **باغ** میں پایا، تو کسی نے جگمگ کرتے **عالیشان** کمرے میں دیکھ کر پوچھا! یہاں کیسے؟ تو فرمایا! یہ میرے رہنے کی جگہ ہے اور **میں یہاں بَہُت خوش ہوں۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴾8﴿ خوش نصیب نوجوان

جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) کے دورۂ حدیث کے ایک طالبِ علم نے بتایا کہ مبلّغِ دعوتِ اسلامی محمد افضل عطاری جن کا تعلّق (گجرات) کے علاقے ''کالرہ کلاں'' سے تھا۔ مارچ 2004ء بروز جُمعہ (جامع مسجد چائنہ فین کمپنی جی ٹی روڈ گجرات) میں نمازِ جمعہ سے قبل سنّتوں بھرا بیان فرمارہے تھے کہ حضرتِ امام عالی مقام سیدنا امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سخاوت و اِخلاص سے متعلق واقِعہ کے اختِتامی کلمات پر ان کو دل کا شدید دورہ پڑا اور وہ سینہ پکڑے منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور بلند آواز سے کَلِمۂ طَیِّبہ لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) پڑھنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے مسجد ہی میں ان کی روح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کرگئی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ کے بڑے شہزادے حضرت مولانا حاجی ابواُسَید احمد عرف عُبَیدُ الرضا قادِری رَضَوی عطاری مُدَّ ظِلُّہُ العَالی کی موجودگی میں اسلامی بھائیوں نے غسل دیا۔ پھر شہزادۂ عطار مدظلہ العالی نے شیخِ طریقت امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ کا عطا کردہ سبز عمامہ انکے سر پر سجایا، نماز

جنازہ پڑھائی اور اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔ **مرحوم افضل عطاری** علیہ رحمۃ الباری نے ایک رات قبل ہی مدنی مشورے میں اس شخص کی قسمت پر رشک کا اظہار فرمایا تھا جس کی نمازِ جنازہ **شہزادۂ عطار** مدظلہ العالی نے پڑھائی تھی اور **اَلْحَمْدُلِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ دوسرے ہی دن یہ سعادت انہیں بھی نصیب ہوگئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿9﴾ دنیا سے قابلِ رشک رخصتی

انہی اسلامی بھائی نے ایک اور ایمان افروز واقعہ بھی لکھ کر دیا جس کا لُبِّ لُباب ہے کہ راولپنڈی کے علاقے صادق آباد (پنجاب پاکستان) کے 25 سالہ نوجوان مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی **محمد آصف عطاری** اکتوبر 2000ء میں **مدینۃ الاولیاء** (ملتان شریف) میں ہونے والے تین روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع کی تیاری کے سلسلے میں اجتماع سے کم و بیش 15 دن قبل بینر (بے۔نَر) لگاتے ہوئے کرنٹ لگنے کے باعِث نیچے گر پڑے۔ انہیں ٹیکسی کے ذریعے قریبی ہسپتال پہنچایا گیا گاڑی کے اندر جس اسلامی بھائی کی گود میں ان کا سر تھا ان کا کہنا ہے کہ میں بغور انکے چہرے کی

جانب دیکھ رہا تھا۔ **محمد آصف عطاری** نے راستے ہی میں بالکل واضح اور بلند آواز سے **لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پڑھا اور دم توڑ دیا۔

وہاں کے لوگوں کا کہنا ہے کہ جنازے کا جلوس علاقے کی تاریخ کا سب سے بڑا جلوس تھا۔ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ علاقے کی ایک مسجد میں خطیب صاحب جو دعوتِ اسلامی کے بارے میں غلط فَہمی کا شکار تھے، دعوتِ اسلامی کے نوجوان مبلغ کے جنازے میں آئے ہوئے کثیر لوگوں کو اشکبار دیکھ کر اسقدر متأثر ہوئے کہ فرمایا: **"میں وصیت کرتا ہوں کہ جب میرا انتقال ہو تو میرا جنازہ بھی دعوتِ اسلامی کے مبلغین کے حوالے کر دینا۔"**

اللّٰه عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿10﴾ وقتِ وفات کلمۂ پاک کا ورد

باب الاسلام (سندھ) میر پور خاص کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے میرے والد صاحب **سَیِّد بشارت علی عطاری** **1983ء** میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو چکے تھے۔ اس وقت میری عمر کم و بیش 8 سال

تھی۔ اُن کی اُنگلی پکڑے پکڑے میں بھی اجتماع میں شرکت کی سعادت پالیتا۔

غالباً 1998ء میں دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مرحوم نگران حاجی **محمد مشتاق عطاری** علیہ رحمۃ الباری اجتماعِ ذکرونعت کیلئے تشریف لائے توان کی ترغیب پر والدصاحب نے سنّت کے مطابق داڑھی شریف سجالی۔

یوں 23 سال کا طویل عرصہ گزرگیا، مَدَنی کاموں کے سلسلے میں والد صاحب کی مجھے ہمیشہ معاونت رہی اوراسی کی بَرَکت سے آج میں صوبائی مشاورت کے خادم (یعنی نگراں) کی حیثیت سے مدنی کاموں کی بَرَکتیں حاصل کررہا ہوں۔

۱۰ ربیع النورشریف ۱۴۲۸ھ بمطابق 09-04-2006 بروز اتوار صبح 8:00 بجے اچانک طبیعت خراب ہونے پر سول ہسپتال (میرپورخاص) لے جایا گیا، ڈاکٹروں نے بتایا کہ انہیں ''**ہارٹ اٹیک**'' ہوا ہے۔اس کے باوُجود اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والدصاحب کی زَبان پر **اِسْتِغْفار اور یا سلامُ** کا وِرد جاری تھا۔وَقتاً فوقتاً **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** بھی پڑھتے۔اس حالت میں 4 مرتبہ اٹیک ہوا، مگرحواس بحال ہوتے ہی دوبارہ اِسْتِغْفار کرنا شروع کردیتے اور **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** پڑھنے لگتے۔

ڈاکٹروں کے مشورے پربعدِ نمازِ مغرب حیدرآباد ہلال احمر (لطیف آباد) کیلئے روانہ ہوئے وہاں بھی ڈاکٹروں نے کافی کوشش کی مگرطبیعت مزید بگڑتی چلی

گئی۔ مگر والد صاحب کی زبان پر اِستِغفار و **کَلِمۂ طَیِّبہ** کا وِرد اسی طرح جاری رہا۔ ۱۱ **رَبِیعُ النُّور شریف** کی شب کم وبیش **11:30** بجے والد صاحب **سَیِّد بِشارت علی عطاری** علیہ رحمۃ الباری نے بلند آواز سے **کَلِمۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پڑھا اور ہمیشہ کیلئے آنکھیں موندلیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿11﴾ قابلِ رشک وفات

گلزارِ طیبہ (پنجاب) کے مقیم **60** سالہ ملک عبدالعزیز عطاری ایک بارُعب قدآور شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ ٹرانسپورٹ کمپنی کے منیجر و یونین کے صدر بھی تھے۔ مَدَنی ماحول سے دوری کے باعث اِس عمر میں بھی ''تھری پیس سوٹ'' میں ملبوس رہتے۔ ان کے صاحبزادے کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری خوش قسمتی کہ میں اوائل عمری ہی سے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ گھر میں **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے رسائل اور کیسٹیں لے آتا۔ جس کی بَرَکت سے گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہونا شروع

ہوگیا۔والد صاحب بھی **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے مرید ہو گئے ۔ **31-12-1994** میں جب **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ **گلزارِطیبہ** (پنجاب) شبِ معراج کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیلئے تشریف لائے اوردوسرے دن یکم جنوری بعدِ نمازِ عصر والد صاحب ملاقات کیلئے حاضر ہوئے تو **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے اشارے سے داڑھی شریف رکھنے کی ترغیب دلائی تو والد صاحب نے بلاچون وچرا نیّت کرلی اوراَلحمدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مرتے دم تک داڑھی شریف چہرے پر جگمگاتی رہی۔سر پر سبز عمامہ شریف سجا رہتا۔گھر سے **T.V** نکال باہر کیا۔**5** سال تک دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعی اعتکاف میں شرکت فرماتے رہے۔ایک بار دورانِ اعتکاف کھڑے ہوکر اعلان کردیا کہ مجھے دونوں بیٹوں سے کوئی دُنیوی نفع نہیں لینا آج سے یہ دعوتِ اسلامی کیلئے وقف ہیں۔قریبی مسجد کی خدمت بھی اپنے ذمہ لے لی۔مَدَنی ماحول سے عقیدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مجھے اولاد ہونے کے باوُجود **''آپ''** کہہ کرمخاطب فرماتے اورآتا دیکھ کرتعظیماً کھڑے ہوجاتے۔ ۱۰ربیع النور شریف **(25-05-1999)** کو **''ہارٹ اٹیک''** کے باعث ہسپتال میں داخل کردیا

گیا۔ میں ربیع النور شریف کی سجاوٹ کے سلسلے میں مصروف تھا۔ اطلاع ملنے پَر نمازِ عصر میں جب والد صاحب کے پاس پہنچا تو مجھے ایسا لگا کہ اب شاید والد صاحب جانبر نہیں ہوسکیں گے۔ کم وبیش رات 10 بجے میں نے بآوازِ بلند **کَلِمَۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ** (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) کا وِرد کرنا اور **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ** پڑھنا شروع کردیا۔ والد صاحب نے جو پہلے آنکھیں نہیں کھول رہے تھے، اچانک آنکھیں کھول دیں اور میری طرف متوجہ ہوئے، ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیلی اور گردن قبلہ رُخ ڈھلک گئی۔ دیکھا تو ان کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کرچکی تھی۔ پیشانی پر پسینہ اور آنکھوں سے آنسو کے قطرے بہ نکلے تھے۔ وہی ہلکی سی مسکراہٹ تدفین تک ان کے لبوں پر کھیلتی رہی۔ غسل دینے والے اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ غسل کے وقت انکا جسم بالکل تروتازہ تھا گویا لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ انتقال کرچکے ہیں۔ تدفین کیلئے مسجد کمیٹی اور اَہلِ محلّہ کے اِصرار پر چونکہ قبرستان مسجد کے ساتھ ہی تھا لہٰذا مسجد کے قریبی حصے میں تدفین کی ترکیب بنائی گئی۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴾12﴿ پیر سے مَحبّت کی بَرَکات

باب المدینہ (کراچی) کے علاقے لانڈھی کے **غلام نبی عطاری** علیہ رحمۃ الباری گویا ہر وقت اپنے مرشدِ کریم **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیہ کی محبت میں گم رہتے۔ ایسا لگتا تھا کہ فنافی الشیخ کے اعلیٰ منصب پر فائز ہیں۔ انتہائی پرہیز گار اور صالح نوجوان عاشقِ رسول تھے۔ گرمی، سردی کی پرواہ کئے بغیر لانڈھی نمبر **1** سے **5** نمبر تک روزانہ **صدائے مدینہ** لگاتے۔ ایک مرتبہ علاقے میں ہونے والے چوک اجتماع کی تیاری میں ایسے مگن ہوئے کہ کھانے کا ہوش تھا نہ سونے کا۔ انفرادی کوشش بیانات واعلانات کے ذریعے اجتماع کی تشہیر میں مصروف رہے اور تھکن کے باعث اجتماع والے دن شدید بخار میں مبتلا ہوگئے، اجتماع بہت کثیر ہوا مگر **غلام نبی عطاری** علیہ رحمۃ الباری سخت علیل ہوکر **30** سال کی عمر میں **کَلِمَۂ طَیِّبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا وِرد کرتے ہوئے دنیائے فانی سے رخصت ہوگئے۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیہ نے ایک بار دورانِ بیان **غلام نبی عطاری** علیہ رحمۃ الباری کے بارے میں فرمایا کہ میں نے ایسا نورانی اور مطمئن چہرہ زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا، ایسا لگتا ہے یہ کامیاب ہوگئے۔

عاشقِ رسول کی بابَرَکت قَبْر

غلام نبی عطاری علیہ رحمۃ الباری کی میت کو تدفین کیلئے ان کے آبائی شہر کوہاٹ (سرحد) کے ایک گاؤں میں لے جایا گیا۔ جس قبرستان میں دفن کیا گیا وہاں کے گورکن کا کہنا ہے کہ چند دن قبل گاؤں کی کسی عورت کے انتقال پَر مجھے **قَبْر** کھودنے کا حکم ملا۔ میں نے جب **قَبْر** کھودنا شروع کی تو عجیب معاملات پائے، میں کدال چلاتا اس سے پہلے خود ہی مٹی نکل پڑتی اور **قَبْر** کی دیواروں پَر عجیب چمک پاتا۔ میں چونکہ اس عورت اوراسکے گھر کے افراد سے واقف تھا اور بظاہر ان میں کوئی نیک نامی والی بات نہیں پاتا تھا اسلئے میں یہ بَرَکتیں دیکھ کر حیران تھا۔ پھر کسی وجہ سے ان لوگوں نے اس عورت کی تدفین کسی اور جگہ **قَبْر** کھدوا کر کی۔ یوں یہ **بابَرَکت قَبْر** خالی رہ گئی۔ پھر چند دنوں بعد باب المدینہ (کراچی) سے عاشقِ رسول **غلام نبی عطاری** علیہ رحمۃ الباری کا جسدِ مبارک لایا گیا تو ان کی تدفین کیلئے اسی **بابَرَکت قَبْر** کو منتخب کیا گیا۔ اب معاملہ میری سمجھ میں آگیا کہ دکھائی دینے والی یہ برکتیں اس عاشقِ رسول کی وجہ سے تھیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا لگتا ہے دنیا سے قابلِ رشک انداز میں رخصت ہونے والے اِن اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور زمانے کے ولیِ کامل امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتہُم العالیہ کے دامن سے نسبت رنگ لے آئی اور انہیں آخری وَقت کَلِمہ نصیب ہوگیا۔

مرتے وقت کلمۂ طیبہ پڑھنے کی فضیلت

خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خوش قسمت ہے وہ مسلمان جس کو مرتے وَقت کَلِمہ نصیب ہوجائے اُس کا آخرت میں بیڑا پار ہے۔ چُنانچِہ نبیِّ رَحْمت، شفیعِ امّت، مالِکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو وہ داخلِ جنّت ہوگا۔ (ابو داؤد شریف، رقم الحدیث ۳۱۱۶، ج ۳ ص ۱۳۲، داراحیاء التراث العربی)

فضل وکرم جس پر بھی ہُوا — لب پر مرتے دَم کَلِمہ
جاری ہوا جنّت میں گیا — لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عظیم نسبتیں

اِن خوش نصیبوں میں یہ نسبتیں یکساں دیکھی گئیں کہ یہ تمام اسلامی بہنیں اور بھائی......!

(۱) عقیدۂ توحید و رِسالت کے قائل، (۲) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے غلام، (۳) صحابۂ کرام، اَہلِ بیت اور اولیائے کاملین کے مُحِبّ (۴) چاروں آئمۂ عِظام کو ماننے والے اور کروڑوں حَنفیوں کے عظیم پیشوا سیدُ نا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مُقلِّد (یعنی حَنفی) تھے، (۵) مسلکِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پر کاربند تھے، (۶) تبلیغِ قران وسنت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اور زمانے کے ولی شیخِ طریقت امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کے مرید تھے۔

مزید یہ کہ یہ اسلامی بہنیں اور بھائی! اپنے پیرو مرشد امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کی مَدَنی تربیت کی بَرَکت سے ﴿1﴾ پنج وقتہ نمازی اور دیگر فرائض و واجبات پر عمل کا ذہن رکھنے والے تھے، ﴿2﴾ نیکیاں کرکے نیکی کی دعوت پھیلانے اور برائیوں سے بچنے کا ذہن رکھنے کے ساتھ برائیوں سے بچانے کی کوشش کرنے والے، ﴿3﴾ دُرُود و سلام محبت سے پڑھنے والے، ﴿4﴾ فاتحہ نیاز بالخُصوص گیارہویں شریف اور بارہویں شریف کا اہتمام کرنے والے،

﴿5﴾ عیدِ میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خوشی میں جشنِ ولادت کی دُھومیں مچانے والے، ﴿6﴾ چَراغاں اوراجتماعِ ذکر ونعت کرنے والے تھے۔

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے

خربوزہ کو دیکھ کرخربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی صُحبت میں رَہ کر گلابی ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوکر عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا اللہ اوراس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مہربانی سے بے وَقعت پتّھر بھی انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اورایسی شان سے پیکِ اَجَل کو لَبَّیک کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اورراہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مَدَنی انعامات پر عمل کیجئے، ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہونگی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی　　صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری** رَضَوی دامت بَرَکاتُہم العالیہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر **اللہ** رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اوراُس کے **پیارے حبیبِ لبیب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسُکون زندگی بسر کررہے ہیں۔ خیرخواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا **مَدَنی مشورہ** ہے کہ اگرآپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے فُیُوض وبَرَکات سے مُستَفِید ہونے کے لئے ان سے **بَیعت** ہوجایئے۔ اِن شَاءَ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیاوآخرت میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگرآپ مُرید بنناچاہتے ہیں، تواپنااورجن کو **مُرید یاطالب** بنواناچاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وارمع ولدیت وعمرلکھ کر **عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ** (کراچی) **"مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّارِیہ"** کے پتے پرروانہ فرمادیں، تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادِریہ رَضویہ عطّاریہ میں داخل کرلیاجائے گا۔ (پتاانگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اوراس کی مزید کاپیاں کروالیں۔